بن داؤد علیہ السلام ہی کی اولاد سے ہے اہل اسلام کی طرف سے اس پر یہ اعتراض اور نقض وارد کیا جاتا ہے کہ بنا بر اس توجیہ کے لازم آئے گا کہ مسیح علیہ السلام وہ مسیح ہی نہ رہیں جن کا نسب نامہ متی بیان کرنا چاہتا ہے کیونکہ مسیح تو سلیمان بن داؤد کی اولاد سے ہیں (جیسا کہ اختلاف ۲ میں گزر چکا) حالانکہ اس توجیہ کی بنا پر مسیح کا حقیقی نسب ناثان بن داؤد سے جا ملیگا جس خاندان سے مریمؑ ہیں اور یوسف نجار کا ان کے نسب میں کوئی دخل نہیں کیونکہ حقیقتاً یوسف نجار مسیحؑ کا باپ نہیں بلکہ وہ تو ان کے زعم میں ابن الہ ہیں جو مریم بتولؑ سے پیدا ہوئے جس کا خلاصہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باپ کا سلسلۂ نسب ہی کچھ نہیں (کیونکہ درحقیقت کوئی انسان ان کا باپ ہی نہیں) جس سے مسیح علیہ السلام کا نسب نامہ ملایا جائے ہاں چونکہ ماں کا نسب نامہ حسب بیان لوقا ناثان بن داؤد سے جا ملتا ہے اسلئے مسیح علیہ السلام کا سلسلہ نسب ناثان بن داؤد سے جا ملیگا اور ماں کی طرف سے بھی نسب نامہ متعین ہوگا۔ یہ ایک معقول ترین اعتراض تھا جس کی بنا پر فرقہ پرٹسٹنٹ کا معتبر عالم "کالوین" اس توجیہ رکیک کی تردید کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ من اخرج سلیمان عن نسب المسیح فقد اخرج المسیح عن کونہ مسیحاً یعنی جس نے مسیحؑ کو سلیمان بن داؤد کے نسل سے نہ کہا اس نے مسیح کو مسیح ہی ہونے سے نکال دیا کیونکہ جو لوگ مسیح کو کسی انسان کا بیٹا مانتے ہیں وہ سلیمان علیہ السلام ہی کے نسل سے بتلاتے ہیں۔ دوسرا نقض یہ وارد ہوتا ہے کہ جبتک اسناد صحیح تاریخ سے یہ ثابت ہو جائے کہ مریم علیہا السلام ھالی کی بیٹی اور اولاد ناثان سے ہیں اس وقت تک یہ توجیہ ادعاء محض اور غیر قابل قبول ہے خصوصاً جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انجیل یعقوب بن مریم علیہا السلام کے والدین کا نام یہویاقیم "و حنا" موجود ہے پھر اس "ادعاء محض" "بنت ھالی" پر کیونکر یقین کر سکتے ہیں یہی وجہ تھی کہ ان کے مقتدا "کالوین" اور مفسر "آدم کلارک" نے اس توجیہ کو مردود قرار دے دیا۔

(باقی)

حضور انور کی سادہ زندگی

(از مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی)

حضور انور علیہ التحیۃ والثنا کی حیات شریفہ اول سے آخر تک ایک ایسا مرقع رشد و ہدایت ہے جس سے ہر انسان ہر مذہب و ملت فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔

اگرچہ آپ ولادت سے قبل یتیم ہو گئے ہوش سنبھالنے نہ پائے تھے کہ موت نے والدہ محترمہ کی آغوش محبت سے جدا کر دیا چند روز کے بعد دادا کا سایہ شفقت بھی سر سے اٹھ گیا۔ غرض بچپن یوں یتیمی بیکسی میں گذرا۔ جوان ہو کر مدت دراز تک عسرت و ناداری میں بسر کی یکایک قدرت نے چالیس برس کی عمر میں آپ کو وہ خلعت نبوت عطا فرمایا جس کے سامنے کائنات کی تمام نعمتیں حقیر و ذلیل تھیں۔ منصب نبوت بھی اس شان کے ساتھ کہ آپ سے پہلے کسی کو وہ عزت نہ ملی مگر اس تمام ماحول اعزا کی دشمنیاں احباب کی سختیاں شہر اور مسکن میں ہمہ قسم سختیاں بیگانوں کی آئے دن کی مخالفتیں جن کی وجہ سے وطن عزیز ترک کرنا پڑا۔ ظاہر بین نگاہیں ترک وطن پر مسرور ہیں اور اپنی کامیابی و کامرانی کی مجالس مسرت منعقد کر رہی ہیں مگر زمانہ آہستہ آہستہ انقلاب نبوت کا اعلان کر رہا ہے دنیا کو بتایا جا رہا ہے کہ یہی یتیم جو ظاہری طور پر اپنا دیار چھوڑ رہا ہے ایک ساتھی کو ہمراہ لیکر رخصت ہو رہا ہے

وقت آئیگا کہ جس مقام سے تم نے خارج کیا وہی مقام اس کا مرکز دین ہوگا - اس وقت ایک مصاحب کو تم دیکھتے ہو تھوڑے عرصہ میں انسانوں کی دنیا اس کی معیت میں ہوگی غرض جس مقصد عظیم کیلئے آپ مبعوث ہوئے تھے اس کی تکمیل شروع ہوگئی - مکہ سے ترک وطن فرما کر مدینہ طیبہ میں توحید الٰہی کی تبلیغ شروع ہوئی - توحید کے فلک بوس نعرے حجاز کے صحرا سے نکلتے ہوئے عرب کے حدود کو چیرتے ہوئے قیصر و کسریٰ کے ایوانوں میں جا پہنچ گئے - دنیا محو حیرت ہے کہ زندگی کے ان مختصر سے لمحات میں وہی قوم جس کے اطوار و عادات تمام خرابیوں کا مجموعہ ہے حضور انور کی حیات اقدس اور تبلیغ دینی کے اثر سے محاسن و اخلاق کا عملی پیکر کیونکر بن گئی -

ہم اس مختصر مضمون میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حضور انور علیہ التحیۃ والثنا کی مبارک زندگی یتیمی و غربت سے لیکر تا اختتام سادگی و ایثار کا ایک ایسا نمونہ تھی جس کی مثال جامعیت کے ساتھ کسی جگہ نہیں ملسکتی - آپ کی طرز معاشرت میں ذرہ برابر فرق نہ آیا ہمیشہ ایک ہی طور پر زندگی بسر فرمائی - جب کچھ نہ تھا اس وقت بھی دل غنی تھا اور جس وقت شہنشاہیاں قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج قدموں پر آکر جمع ہوگئے تب بھی غرور و نخوت پاس نہ آیا جس طرح بچپن میں بکریاں چرالتے تھے - نبوت و سلطنت کے بعد بھی خود دودھ دوہا کرتے تھے کبھی اپنے ذاتی کام کیلئے بھی خدام کو تکلیف نہ دی بلکہ اپنے کاموں کو اپنے ہاتھوں انجام دیا - اگر کبھی کسی سے کوئی کام لیا تو اس سے زیادہ کام خود کر دیا - ضعفا و ناتوانوں کا بوجھ اکثر اوقات دوش نبوت پر اٹھاتے رہتے تھے - حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں جس طرح تم لوگ اپنا کام کرتے ہو اسی طرح آپ بھی کرتے تھے - خود دودھ دوہتے - کپڑے سیتے - جوتیاں گانٹھ لیتے - (بخاری و ترمذی شریف)

صحابہ کے ساتھ تعمیر مسجد میں شرکت - مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت صحابہ کے ساتھ آپ بھی اینٹیں اٹھاتے پھرتے تھے - (بخاری شریف) غزوہ خندق میں صحابہ خندق کھود رہے تھے تو دوسری طرف آپ کی یہ حالت تھی کہ کدال .... ہاتھ میں تھی اور خود خندق کھودنے میں مصروف و منہمک تھے - حضرت جابر فرماتے ہیں فلبثنا ثلثۃ ایام لا نذوق ذواقا ہمیں تین دن سے کھانے کو کچھ نہ ملا تھا بعض صحابہ نے بھوک کی شکایت کی آپ نے پیرہن مبارک اٹھایا حضرت جابر کہتے ہیں وبطنہ معصوب - مجھے آپ کے شکم اطہر پر پتھر بندھا ہوا تھا (بخاری شریف)

غزوات میں جان نثاروں کی قیادت - اس شہنشاہ عالم سے یہ کب ممکن تھا کہ خود مسند نبوت پر بیٹھے رہیں - اور غلامان بارگاہ نبوت سرفروشی کریں - وہ کونسا غزوہ تھا جس میں سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی ایثار و سادگی کے ساتھ شرکت نہ فرمائی - فتح خیبر میں آپ گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی تھی - حضرت انس فرماتے ہیں فتح مکہ میں جو پالان آپ کے اونٹ پر تھا وہ ایک روپیہ سے زیادہ قیمت کا نہ ہوگا - (شفا)

حضور انور کی غذا - کھانے میں آپ کی غذا عموماً جو کی روٹی تھی لیکن بسا اوقات تو یہ بھی آپ کو نہ ملتی تھی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ کے اہل و عیال کو پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی متواتر دو دن تک نہ ملی (ترمذی شریف)

ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ کے رضاعی بھائی تشریف لائے آپ نے ان کے لئے ماحضر منگوایا اور فرمانے لگیں جب کبھی میں سیر ہو کر کھاتی ہوں تو رونا آتا ہے حضور نے ایک دن بھی سیر ہو کر روٹی نہ کھائی - (ترمذی شریف)

غربا و مساکین کا پیٹ پالنے سے جب کچھ بچ رہتا نوش فرما لیتے اس بارگاہ عالی کا مطبخ بھوکوں، محتاجوں کے لئے وقف تھا موجودہ دنیوی شاہنشاہوں کا باورچی خانہ نہ تھا جو صرف اپنی ذات پر قوم و رعایا کا ہزاروں روپیہ بری طرح لٹا دے بلکہ یہ اس کی بارگاہ تھی جو دوسروں کی ضرورت پوری کر کے آپ فاقہ کرتا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لباس - جو ذات بابرکت تمام عالم کی باذن الٰہی حاکم و مالک تھی اس کا ذاتی لباس صرف قمیص۔ چادر، تہبند ازار عمامہ تھا یہ اشیاء بالعموم معمولی قسم کے کپڑوں کی تھیں جن میں کوئی بھڑک اور نمائش نہ ہوتی تھی بلکہ اکثر اوقات پیوند لگے ہوئے کپڑے ہی آپ زیب تن فرماتے تھے اور وہ بھی جب کوئی محتاج و غریب طلب کرتا تو فوراً اسے عطا کر دیئے جاتے۔

ایک بار ایک عورت بُنی ہوئی چادر آپ کے پاس ہدیہ کے لئے لائی اور عرض کیا کہ میری خواہش ہے کہ آپ کو پہناؤں آپ کو اس وقت چادر کی ضرورت تھی قبول فرما لیا۔ آپ چادر کو تہبند کے طور پر باندھ کر باہر تشریف لائے۔ ایک شخص نے اس کی بہت تعریف کی اور آپ سے چادر مانگی آپ نے اسی وقت اس کے حوالہ کر دی اصحاب نے اس شخص کو قائل کیا کہ حضورؐ کے پاس چادر نہ تھی تو نے کیوں مانگی۔ اس نے کہا خدا گواہ ہے کہ میں نے پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ اسلئے مانگی ہے کہ یہ میرا کفن ہو (بخاری [illegible])

سامان استراحت - حضرت بی بی عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا گیا کہ حضورؐ کا بستر کس چیز کا تھا آپ نے فرمایا اوڑھنی کا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی (بخاری و ترمذی شریف) یہی سوال حضرت حفصہؓ سے بھی کیا گیا آپ نے فرمایا کہ آپ کے آرام فرمانے کے لئے ہم اکثر اوقات ایک ٹاٹ کا ٹکڑا بچھا دیا کرتے تھے ایک شب میں نے اس ٹاٹ کو (بجائے دو تہوں کے) چار تہیں کر کے بچھا دیا تاکہ آپ کو زیادہ آرام حاصل ہو۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا "رات تم نے کیا بچھایا تھا" میں نے عرض کیا وہی آپ کا ٹاٹ فرق صرف اتنا تھا کہ چار تہیں کر دیں۔ فرمایا نہیں جیسا پہلے تھا ویسا ہی کر دو (ترمذی شریف)

اعزا کو سادگی کی تعلیم - حضرت علی فرماتے ہیں کہ میری زوجہ نبی اکرم کی صاحبزادی فاطمہ زہراؓ کی یہ کیفیت تھی کہ چکی چلاتے چلاتے ہتیلیوں میں چھالے پڑ گئے تھے۔ اکثر اوقات خون بھی جاری ہو جاتا۔ میں نے ایک دن مسجد نبوی سے واپس آکر آپ سے کہا کہ اب تکلیف نہیں دیکھی جاتی حضور انورؐ سے عرض کرو کہ ایک لونڈی تمہیں بھی عطا فرما دیں۔ آپ کو سوال پر شرم آئی مگر (شوہر کی) اطاعت میں حضور انورؐ سے عرض کیا آپ نے فرمایا جان پدر میں تجھے ایسی بات نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہو سوتے وقت ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھا کرو۔ یہ خادم سے بہتر ہے (بخاری شریف) اللہ اللہ بارگاہ نبوت سے ہزاروں خدام کو مال غنیمت سے زر و نقد لونڈی غلام تقسیم ہوں مگر لخت جگر کو اس سادگی کی تعلیم دی جائے سچ ہے سب یوں کی ہے اہلبیت نبوت نے زندگی۔ یہ ماجرا ہے دختر خیر الانام ہے۔

مسلمانوں سے معروضہ برادران ملت ہمارے روز افزوں افلاس و نکبت نے ہمیں بد سے بدتر حالتوں میں پہنچا دیا ہے۔ ہم اپنے عیش و نشاط کی وجہ سے ساہوکاروں کے غلام بنتے جا رہے ہیں وہ وقت آچکا کہ ہم سرمایہ داروں کے ہاتھوں برباد ہو جائیں۔ خدارا اپنی قدیم سادگی کو اختیار کیجئے شادی غمی روزمرہ کی زندگی میں سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اہلبیت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسوہ کو اپنا شعار بنایئے جو روپیہ ایسے ذاتی ترفع پر خرچ ہوتا ہے وہ اپنی قومی اسلامی برادری غربا و یتامی اور تمام ضروریات دینی پر صرف کیجئے۔ پھر دیکھئے کیا انقلاب رونما ہوتا ہے۔

(ماخوذ)